۲۹۷۶۴۱ | ۱۱۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ وَ
لِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَا ھَدٰىکُمْ وَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ

مسئلہ
تکبیراتِ عیدین

حافظ عبدالرحمن ازھر
www.KitaboSunnat.com

از

عبداللہ امرتسری روپڑی

www.KitaboSunnat.com

ناشر
مکتبہ تنظیم اہلحدیث چوک دالگراں لاہور

مطبوعہ رشید آرٹ پریس بیسہ اخبار - انارکلی لاہور

قیمت ۸/ — تاریخ ۴ مئی سنہ ۳۲ء — تعداد ایک ہزار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقیق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يُرِيدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ
لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ

مسئلہ

تکبیراتِ عیدین

حافظ عبدالرحمن ازہر

www.KitaboSunnat.com

از

عبداللہ امرتسری روپڑی

ناشر
مکتبہ تنظیم اہلحدیث نیوچوک دالگراں لاہور

مطبوعہ رشید آرٹ پریس بیرون [illegible] انارکلی لاہور

تاریخ [illegible]

قیمت ۸/

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سوال پہلا

عیدین کی تکبیرات اصل بارہ ہیں یا چھ۔ اہل حدیث بارہ تکبیریں کہتے ہیں۔ تکبیر تحریمہ کے علاوہ سات پہلی رکعت میں قبل از قراءۃ۔ اور پانچ دوسری میں قبل از قراءۃ۔ اور احناف کل چھ تکبیریں کہتے ہیں۔ تکبیر تحریمہ کے علاوہ تین پہلی رکعت میں قراءۃ سے پہلے۔ اور تین دوسری میں قراءۃ کے بعد۔ تکبیر رکوع کے علاوہ

سوال دوسرا

اہل حدیث ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین بھی کرتے ہیں۔
سوال یہ ہے کہ دونوں فریق کے دلائل کیا ہیں۔ اور تکبیرات عیدین کی صحیح تعداد کیا ہے۔ اور تکبیرات کے ساتھ رفع یدین کا ثبوت بھی ضروری ہے۔

سوال تیسرا

تکبیرات کے درمیان کوئی ذکر بھی ثابت ہے یا نہیں۔ اس کا بھی فیصلہ فرمائیں۔

سائل

سراج الدین ظفر
کوٹ میلہ۔ ڈاکخانہ سعود کے
تحصیل وزیر آباد۔ ضلع گوجرانوالہ

۹۹... ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
نمبر ... 97299

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جوابات

جواب نمبر ۱

اس مسئلہ میں سلف کا بہت اختلاف ہے۔ ترمذی میں بارہ تکبیرو کا ذکر کر کے لکھا ہے۔

والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم من اصحٰب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم وھکذا روی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ انہ صلی بالمدینۃ نحو ھذا الصلوٰۃ وھو قول اھل المدینۃ وبہ یقول مالک بن انس رضی اللہ عنہ والشافعی رحمہ اللہ واحمد واسحٰق رحمہ اللہ وروی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ انہ قال فی التکبیر فی العیدین تسع تکبیرات فی الرکعۃ الاولیٰ خمس تکبیرات قبل القراءۃ وفی الرکعۃ الثانیۃ یبدا بالقراءۃ ثم یکبر اربعا مع تکبیرۃ الرکوع وقد روی عن غیر واحد من اصحٰب النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو ھذا وھو قول اھل الکوفۃ وبہ یقول سفیان الثوری رحمہ اللہ۔

ترجمہ: بعض اہل علم صحابہ رضی اللہ عنہم اور ان کے علاوہ کا اسی (بارہ تکبیروں) پر عمل ہے۔ اور حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے مدینے میں اسی طرح نماز پڑھی۔ اور یہی قول اہل مدینہ کا ہے۔ اور امام مالک رحمہ اللہ اور امام شافعی رحمہ اللہ اور امام احمد رحمہ اللہ اور امام اسحٰق رحمہ اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی اسی کے قائل ہیں۔ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے
کہ انہوں نے فرمایا۔ کہ عیدین کی نو تکبیریں ہیں۔ پانچ پہلی رکعت میں
قرارت سے پہلے اور دوسری رکعت میں پہلے قرارت کرے۔ پھر
چار تکبیریں کہے۔ رکوع کی تکبیر سمیت اور اسی طرح کئی ایک
صحابہ رضؓ سے مروی ہے۔ اور یہی اہل کوفہ کا قول ہے اور امام
سفیان ثوری بھی اسی کے قائل ہیں"

ترمذی میں ان دونوں مذہبوں کے قائلین کی پوری تفصیل نہیں کی تحفۃ
الاحوذی جلد اول ص۲۷۷ میں بحوالہ محلی للشیخ سلام اللہ پہلے مذہب کے
متعلق لکھا ہے۔

وروی ذلک عن ابن عمرؓ و ابن عباسؓ و ابی سعید
الخدریؓ انتھی۔

یعنی بارہ تکبیریں حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت عبداللہ بن
عباسؓ اور حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہیں۔

نیل الاوطار جلد ۳ باب عدد تکبیرات ص۱۹۳ میں ہے۔

قال العراقی وھو قول اکثر اھل العلم من الصحابۃ
والتابعین والائمۃ قال وھو مروی عن عمرؓ وعلیؓ
وابی ھریرۃؓ وابی سعیدؓ وجابرؓ وابن عمرؓ وابن
عباسؓ وابی ایوبؓ وزید بن ثابتؓ وعائشۃؓ وھو
قول الفقھاء السبعۃ التابعین سعید بن المسیب

ملہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے نو تکبیروں کی روایت بھی آئی ہے۔ چنانچہ آگے آتا ہے ۱۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وعروۃ بن الزبیر والقاسم بن محمد وابی بکر بن
عبد الرحمٰن وخارجۃ بن زید وسالم بن عبد اللہ
وسلیمان بن یسار) (فتح القدیر) من اهل المدینۃ و
عمر بن عبد العزیز والزهری ومکحول وبہ
یقول مالک والاوزاعی والشافعی واحمد واسحٰق۔
ترجمہ: امام عراقی بارہ تکبیروں کے متعلق لکھتے ہیں کہ صحابہ و
تابعین وائمہ دین سے اکثر کا مذہب یہی ہے۔ اور حضرت عمرؓ اور
حضرت علیؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت ابو سعید خدریؓ اور
جابر بن عبد اللہؓ اور حضرت عبد اللہ بن عمرؓ اور حضرت عبد اللہ
بن عباسؓ اور حضرت ابو ایوبؓ اور حضرت زید بن ثابتؓ اور
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہی مروی ہے۔ اور یہی مذہب
ہے فقہائے سبعہ کا۔ (جو تابعین ہیں۔ ان کے نام یہ ہیں۔ سعید
بن مسیب۔ عروہ بن زبیر۔ قاسم بن محمد۔ ابو بکر بن عبد الرحمٰن
خارجہ بن زید۔ سالم بن عبد اللہ۔ سلیمان بن یسار رحمۃ اللہ علیہم
یہ سب اہل مدینہ سے ہیں۔ اور یہی مذہب ہے عمر بن عبد العزیز
اور امام زہری اور امام مکحول کا (تابعین سے) اور امام مالک
اور امام اوزاعی اور امام شافعی اور امام احمد اور امام اسحٰق
رحمۃ اللہ علیہم سب اسی کے قائل ہیں۔
اور تحفۃ الاحوذی میں صفحہ مذکورہ پر بحوالہ کتاب الاعتبار للحافظ الحازمی
لکھا ہے

قد عمل بہ ابو بکرؓ و عمرؓ رضی اللہ عنہما

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی بارہ تکبیر کی روایت پر حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کا عمل ہے۔

نو تکبیروں کے متعلق تحفۃ الاحوذی جلد اول ص ۳۷۲ میں لکھا ہے

فمنهم ابن عباس و المغيرة بن شعبة روى عبد الرزاق عن عبد الله بن الحارث قال شهدت ابن عباس كبر في صلوٰة العيد بالبصرة تسع تكبيرات و والى بين القراءتين قال و شهدنا المغيرة بن شعبة فعل مثل ذلك قال الحافظ في التلخيص اسناده صحيح انتهى و روى الطبراني في الكبير عن كردوس قال ارسل الوليد الى عبد الله بن مسعود و حذيفة و ابي موسى الاشعري و ابي مسعود بعد العتمة فقال ان هذا عيد للمسلمين فكيف الصلوٰة فقالوا سل ابا عبد الرحمن فسأله فقال يقوم فيكبر اربعا ثم يقرأ بفاتحة الكتاب و سورة من المفصل ثم يكبر اربعا يركع في آخرهن فتلك تسع في العيدين فما انكره احد منهم

(ترجمہ) (حضرت عبداللہ بن مسعود کے علاوہ) نو تکبیروں کے قائل صحابہ میں سے حضرت عبداللہ بن عباس اور مغیرہ بن شعبہ ہیں۔ عبدالرزاق نے عبداللہ بن حارث سے روایت کیا ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عباس کو حاضر ہوا انہوں نے بصرہ میں نماز عید کی نو تکبیریں کہیں۔ اور دو رکعت کی قراءتوں کو آپس میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملا دیا۔ (یعنی پہلی رکعت میں تکبیریں قرأت سے پہلے کہیں، اور دوسری رکعت میں پیچھے) اور حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کو بھی حاضر ہوا تو انہوں نے بھی اسی طرح کیا۔ حافظ ابن حجرؒ تلخیص میں فرماتے ہیں کہ اس کی اسناد صحیح ہے۔ اور طبرانی میں کردوس سے روایت کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ولید (بن ہشام امیر مدینہ) نے عبداللہ بن مسعودؓ اور حذیفہ بن یمانؓ اور ابوموسیٰ اشعریؓ اور ابومسعود کو عشاء کے بعد پیغام بھیجا کہ یہ مسلمانوں کی عید ہے۔ تو نماز کس طرح پڑھی جائے۔ انہوں نے کہا۔ ابوعبدالرحمٰن (عبداللہ بن مسعود) سے پوچھئے۔ ان سے پوچھا تو فرمایا۔ امام کھڑا ہو تو چار تکبیریں کہے۔ پھر سورۃ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت مفصل سے پڑھے۔ پھر دوسری رکعت میں قرأت کے بعد) چار تکبیریں کہہ کر ان کے اخیر میں رکوع کرے بس یہ عیدین کی نو تکبیریں ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے اس جواب پر ان صحابہ (حذیفہؓ ابوموسیٰؓ۔ ابومسعودؓ) سے کسی نے انکار نہیں کیا۔

مؤطا امام محمد باب التکبیر فی العیدین ص۱۴۱ میں ہے۔

اخبرنا مالک اخبرنا نافع قال شهدت الاضحى والفطر مع ابی هریرۃ فکبر فی الاولی سبع تکبیرات قبل القراءۃ وفی الاخرۃ خمس تکبیرات قبل القراءۃ۔

قال محمد قد اختلف الناس فی التکبیر فی العیدین فما اخذت به فهو حسن وافضل ذالک عندنا ماروی عن ابن مسعودؓ انه کان یکبر فی کل عید

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تسعا خمسا و اربعا فيهن تكبيرة الافتتاح وتكبيرة الركوع ويولى بين القراءتين ويؤخرها في الاولى ويقدمها في الثانية وهو قول ابي حنيفة رح

ترجمہ: (امام محمد فرماتے ہیں) ہمیں امام مالک رح نے خبر دی انہوں نے فرمایا۔ ہمیں نافع نے خبر دی۔ نافع رح فرماتے ہیں کہ میں عید الاضحیٰ اور عید الفطر کو حضرت ابو ہریرہؓ کے ساتھ حاضر ہوا۔ انہوں نے پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات تکبیریں کہیں۔ اور آخری رکعت میں قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں کہیں۔ امام محمد فرماتے ہیں۔ لوگوں کا عیدین کی تکبیروں میں اختلاف ہے جس پر تو عمل کرے وہ اچھا ہے۔ لیکن ہمارے نزدیک افضل وہ ہے جو عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے۔ کہ وہ ہر عید میں نو تکبیریں کہتے۔ پانچ (پہلی رکعت میں) اور چار (دوسری رکعت میں) ان نو میں تکبیر تحریمہ اور پہلی رکعت کے رکوع کی تکبیر اور دوسری رکعت کے رکوع کی تکبیریں بھی شامل ہیں۔ اور دونوں قرأتوں (پہلی رکعت کی قرأت اور دوسری رکعت کی قرأت) کے درمیان ملاوے یعنی پہلی رکعت میں قرأت تکبیروں کے بعد پڑھے اور دوسری رکعت میں قرأت تکبیروں سے پہلے پڑھے۔ اور امام ابو حنیفہ رح کا قول بھی یہی ہے۔

اس عبارت میں امام محمدؒ نے عبداللہ بن مسعودؓ کے عمل کو افضل کہا ہے کیونکہ ان کے نزدیک عبداللہ بن مسعودؓ حضرت ابو ہریرہؓ سے فقاہت میں زیادہ ہیں۔ لیکن اگر امام محمدؒ کو معلوم ہوتا کہ حضرت ابو ہریرہؓ اکیلے نہیں۔ بلکہ ان کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمانؓ اور حضرت علی ایسے خلفائے راشدین بھی شامل ہیں۔ اور ان کے علاوہ اور بھی بہت سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہیں۔ تو وہ ضرور حضرت ابو ہریرہؓ کے عمل کو افضل کہتے چنانچہ جن اہل علم نے بارہ تکبیروں پر عمل اختیار کیا ہے۔ ان کے اس عمل کو اختیار کرنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اس پر خلفائے راشدین کا عمل ہے۔ نیز اگرچہ امام محمد نے نو تکبیروں پر عمل کو افضل کہا ہے لیکن بارہ پر بھی عمل کو اچھا سمجھا ہے۔ اب ہم چاہتے ہیں کہ ان اختلافات کے متعلق ذرا تفصیل سے لکھیں جس سے معلوم ہو جائے کہ راجح مذہب کونسا ہے۔ اگرچہ قارئین کرام کو خلفائے راشدین کے عمل سے معلوم ہو گیا ہے کہ بارہ تکبیروں والا مذہب راجح ہے لیکن ہم کچھ زیادہ تفصیل چاہتے ہیں۔

حافظ ابن حجر نے فتح الباری باب الجمعۃ فی القری والمدن جلد دوم صد ۳۳ میں یہ اصول لکھا ہے کہ جب صحابہ کا اختلاف ہوا تو مرفوع حدیث سے فیصلہ ہونا چاہئے۔ چنانچہ ان کے اصل الفاظ یہ ہیں۔

فلما اختلف الصحابۃ وجب الرجوع الی المرفوع۔

یعنی جب صحابہ کا اختلاف ہوا۔ تو مرفوع حدیث کی طرف رجوع کرنا واجب ہے۔

اب ہم یہاں دونوں طرف سے جو مرفوع احادیث آئی ہیں ان کا ذکر کرتے ہیں۔ اور ساتھ ساتھ ان کی صحت و ضعف بھی بیان کریں گے۔ اور آخر

لہ ان کا نام قائلین کی فہرست میں پہلے ذکر نہیں ہوا۔ آگے روایت ۹ میں آتا ہے۔ ۱۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش جمید کہیں گے انشاءاللہ کہ صحت کے لحاظ سے کن احادیث کو ترجیح ہے۔ یہ مسلمان اور مومن کی آخری منزل ہے جہاں آ کر اس کی تسلی ہو جاتی ہے چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الاخر ذالک خیر واحسن تاویلا (پ۵ ع ۵)

ترجمہ:۔ پس اگر تنازع کرو تم کسی شی میں تو اس کو اللہ اور رسول کی طرف لوٹا دو۔ اگر تم اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لاتے ہو۔ یہ بہتر ہے۔ اور اچھا ہے انجام میں۔

نو تکبیروں کے متعلق احادیث

پہلی حدیث

عن سعیدؓ بن العاص رضی اللہ عنہ سألت ابا موسیٰ و حذیفۃ کیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکبر فی الاضحی والفطر فقال ابو موسیٰؓ کان یکبر اربعا تکبیرہ علی الجنائز فقال حذیفۃ صدق رواہ ابوداؤد (مشکوٰۃ باب صلوٰۃ العیدین صـ۱۲۷)

ترجمہ:۔ سعید بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ میں نے ابو موسیٰ اور حذیفہ رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید اضحیٰ اور فطر میں تکبیریں کس طرح کہتے تھے۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ (ہر رکعت میں) چار تکبیریں کہتے تھے۔ جیسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنازے میں چار ہیں۔ حذیفہ نے کہا۔ ابوموسیٰ نے سچ کہا۔ اس کو ابوداؤد
نے روایت کیا ہے۔ یہ روایت اور کئی کتابوں میں بھی ہے۔ جیسے
مسند احمد جلد ۴ صفحہ ۴۱۶ اور طحاوی صفحہ ۲۹۱ اور بیہقی جلد ۳ صفحہ ۲۸۹، ۲۹۰

عون المعبود شرح ابوداؤد میں ہے کہ اس حدیث پر ابوداؤد اور
منذری نے سکوت کیا ہے۔ لیکن اس حدیث کی سند میں ابو عائشہ اموی ہے
جو حضرت ابوہریرہ کی صحبت میں بیٹھا کرتا تھا۔ وہ غیر معروف ہے۔ میزان
الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۶۵) اور زیلعی نے بحوالہ تنقیح نقل کیا ہے کہ ابن حزم نے ابو عائشہ
کو مجہول کہا ہے۔ اور ابن قطان نے کہا ہے کہ میں اس کے حال کو نہیں پہچانتا
(انتہی) اور حافظ ابن حجر نے تہذیب میں اس کو مقبول لکھا ہے۔ اور مقدمہ
تقریب میں لکھا ہے۔ کہ پانچویں درجے کا راوی ثقہ ہے۔ جس کے حق میں صدوق
سیئ الحفظ وغیرہ کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ یعنی سچا ہے۔ حافظہ خراب
ہے۔ اور چھٹے درجے کا راوی وہ ہے۔ جو پانچویں سے کم ہے۔ لیکن اس
میں ایسی جرح ثابت نہیں۔ کہ اس کی حدیث بالکل ترک کر دی جائے۔ اس
کی پہچان دو چیزیں ہیں اگر اس کی کسی نے موافقت کی ہو تو اس کو مقبول کہا جائے
گا ورنہ لین الحدیث کہا جائے گا یعنی اس کی حدیث میں کمزوری ہے۔ اس
حدیث کے مرفوع (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت) کرنے میں ابو
عائشہ کی کسی نے موافقت نہیں کی۔ اس بناء پر یہ حدیث کمزور ہو گئی۔ بلکہ
ایک جماعت ثقہ نے مرفوع کرنے میں ابو عائشہ کی مخالفت کی ہے۔ اس
جماعت ثقہ نے اس کو موقوف روایت کیا ہے۔ ان میں سے علقمہ۔ اسود اور
عبداللہ بن قیس اور کردوس ہیں۔ ملاحظہ ہو نصب الرایہ۔ طحاوی۔ الجوہر النقی
وغیرہ۔ اس بناء پر سنن کبریٰ۔ بیہقی جلد ۳ صفحہ ۲۹۰ میں اس حدیث پر دو اعتراض

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکتے ہیں۔ ایک یہ کہ ثقہ راویوں نے مرفوع بیان کرتے ہیں اس کی مخالفت کی ہے
دوسرا یہ کہ ابوموسیٰ وغیرہ سے تکبیروں کے متعلق سوال ہوا تو انھوں نے اس
مسئلہ کو عبداللہ بن مسعودؓ کے حوالے کیا اور عبداللہ بن مسعود نے نو تکبیروں کا فتویٰ
دیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت نہیں کیا۔ چنانچہ ابواسحٰق
سبیعیؒ نے اس کو اسی طرح روایت کیا ہے۔ اگر ابوموسیٰ کے پاس حدیث
ہوتی تو عبداللہ بن مسعود کے قول پر اکتفا کیوں کرتے۔ اس سے صاف معلوم
ہوتا ہے کہ یہ مرفوع صحیح نہیں نیز بیہقی لکھتے ہیں کہ اس حدیث کی سند میں
عبدالرحمٰن بن ثوبان ہے۔ اس کو ابن معین نے ضعیف کہا ہے۔ اسی طرح بیہقی
نے معرفۃ السنن میں اس حدیث پر بھی اعتراضات کیے ہیں۔ بہرصورت یہ
حدیث قابل استدلال نہیں۔

تنبیہ

بعض کہتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعودؓ کا یہ فتویٰ مرفوع حدیث کے حکم میں ہے
کیونکہ تکبیروں کی گنتی رائے قیاس سے نہیں معلوم ہو سکتی۔ اس کا جواب یہ ہے
کہ رائے قیاس کا اس میں دخل ہے کیونکہ جنازے پر اس کا قیاس ہو سکتا
ہے۔ چنانچہ سعید بن عاص کی حدیث میں جنازے کے ساتھ تشبیہ دینی اسی
طرف اشارہ ہے۔ ہاں بعض صحابہ رضی اللہ عنھم نے بارہ تکبیریں ذکر کی ہیں ان
کا فتویٰ مرفوع حدیث کے حکم میں ہو سکتا ہے۔ کیونکہ بارہ تکبیریں اور کسی نماز
میں نہیں آتیں۔ اس سے ظاہر ہی ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو کرتے دیکھا ہے یا آپ سے سنا ہے۔

دوسری حدیث

روی الطحاوی فی شرح الآثار جلد ۲ ص [illegible] من طریق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبد الله بن يوسف عن يحيى بن حمزة قال حدثني
الوضين بن عطاء ان القاسم ابا عبد الرحمن
حدثنا قال حدثني بعض اصحاب رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال صلى بنا النبي صلى الله عليه وسلم
يوم عيد فكبر اربعا اربعا ثم اقبل علينا بوجهه
حين انصرف فقال لا تنسوا كتكبير الجنائز واشار
باصبعه وقبض ابهامه

قال الطحاوي هذا حديث حسن الاسناد وعبد الله
ابن يوسف ويحيى بن حمزة والوضين والقاسم كلهم
اهل رواية معروفون بصحة الرواية انتهى -

ترجمہ:- امام طحاویؒ نے شرح آثار جلد ۲ صفحہ میں
عبد اللہ بن یوسف کے واسطے سے روایت کیا ہے کہ یحییٰ بن حمزہ
کہتے ہیں کہ مجھے وضین بن عطاء نے حدیث سنائی۔ کہ قاسم بن
ابو عبد الرحمن نے کہا۔ کہ مجھے بعض صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے حدیث سنائی۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز
عید پڑھائی۔ پس ہر رکعت میں چار چار تکبیریں کہیں۔ پھر فارغ
ہو کر ہم پر متوجہ ہوئے پس فرمایا بھول نہ جانا جنازہ کی
تکبیر کی طرح ہیں۔ اور انگوٹھا بند کر کے (چار) انگلیوں کے ساتھ اشارہ
کیا۔ امام طحاوی کہتے ہیں۔ یہ حدیث اچھی اسناد والی ہے۔
عبد اللہ بن یوسف اور یحییٰ بن حمزہ اور وضین اور قاسم یہ سب
اہل روایت ہیں صحت روایت کے ساتھ مشہور ہیں لیکن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طحاوی کا اس کو حسن الاسناد کرنا درست نہیں۔

ابن الترکمانی حنفی، الجوہر النقی جلد ۱ صفحہ ۲۹۶ میں وضین بن عطا کے متعلق لکھتے ہیں۔ ہو واہ۔ وہ کمزور ہے۔ اور ابن سعد فرماتے ہیں۔ وہ حدیث میں ضعیف ہے۔ اور جوزجانی بھی کہتے ہیں۔ وہ حدیث میں کمزور ہے۔ اور ابن قانع کہتے ہیں۔ کہ ضعیف ہے۔ اور حافظ ابن حجر کہتے ہیں کہ سچا ہے۔ اور خراب حافظے والا ہے اور قاسم کے متعلق الجوہر النقی جلد ۲ صفحہ ۲ میں ابن حبان سے نقل کیا ہے۔ کہ قاسم ابو عبدالرحمٰن صحابہ سے معضلات روایت کرتا ہے۔ اور ثقوں سے الٹ پلٹ روایتیں کرتا ہے۔ جس سے یہ خیال ہوتا ہے کہ وہ دیدہ دانستہ ایسا کرتا ہے (معضلات وہ روایتیں ہیں جن کے درمیان کئی کئی واسطے چھوڑ دیے جاتے ہیں۔ رہا طحاوی کا حسن الاسناد کہنا۔ سو ابن تیمیہ نے منہاج السنۃ میں اس کے متعلق لکھا ہے۔ کہ طحاوی کو محدثین کی طرح نقد حدیث میں پوری مہارت نہیں صحت وضعف میں قیاس رائے سے بہت کام لیتے ہیں۔ بہت سی حدیثیں جن کو وہ قابل استدلال سمجھتے ہیں۔ وہ سند کے لحاظ سے مجروح ہوتی ہیں۔ اور ان کا ثبوت نہیں ہوتا۔ شرح معانی الآثار میں ایسی حدیثیں بہت ہیں۔ اگرچہ وہ کثیر الحدیث فقیہ عالم ہیں۔

تیسری حدیث

مشکوۃ المصابیح شرح مرعاۃ المفاتیح جلد ۲ صفحہ ۴۷۳ میں ہے

اخرج الطحاوی فی الجنائز بسندہ عن ابراھیم النخعی
قال قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والناس
مختلفون فی التکبیر علی الجنازۃ الحدیث وفی آخرہ فتراجعوا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الامر بينهم فی خلافۃ عمر فاجمعوا امرھم علی ان یجعلوا التکبیر علی الجنائز مثل التکبیر فی الاضحی والفطر اربع تکبیرات فاجمع امرھم علی ذلک

قال بعض الحنفیۃ فھذا کالنص فی ان تکبیرھما اربعا کان مجمعا علیہ ارجعوا الیھا تکبیرات الجنازۃ انتھی

وقال صاحب العرف الشذی ص۲۴۰ واعلیٰ ما فی الباب لنا ما ھو من اجماعیات عمر رواہ ابراھیم النخعی مرسلاً فی معانی الآثار ص۲۸۶

ترجمہ :۔ طحاوی نے باب الجنائز میں اپنی سند کے ساتھ ابراہیم نخعی رحؒ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے اور لوگوں کا جنازے کی تکبیروں میں اختلاف تھا حضرت عمرؓ کی خلافت میں انہوں نے آپس میں تبادلہ خیال کیا ۔ پس وہ عیدین کی طرح جنازے میں چار تکبیروں پر متفق ہوگئے ۔ اور اس پر ان کا معاملہ قائم ہوگیا ۔ بعض حنفیہ کہتے ہیں ۔ کہ یہ روایت اس بارے میں صریح ہے کہ عیدین کی چار تکبیریں ہونے پر ان کا اجماع تھا ۔ جنازے کی تکبیروں کو عیدین کی تکبیروں کی طرف لوٹا دیا اور مولانا انور شاہ عرف الشذی ص۲۴۰ میں کہتے ہیں کہ ہماری بڑی دلیل تکبیریں چار ہونے کے متعلق حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے کا اجماع ہے ۔ ابراہیم نخعی نے اس کو مرسل روایت کیا ہے ۔ (معانی الآثار ص۲۸۶)

ابراہیم نخعیؒ کی یہ روایت مرفوع تو نہیں مگر چونکہ اس میں اجماع کا ذکر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حجت، اور اتباع بھی مستقل شرعی دلیل ہے۔ اس لیے اس سلسلے میں اس کا ذکر کر دیا گیا ہے۔ مگر یہ روایت کئی وجہ سے ضعیف ہے۔

ایک یہ کہ ابراہیم نخعی نے حضرت عمرؓ کا زمانہ نہیں پایا۔ اسی لیے مولانا انور شاہ نے اس کو مرسل و منقطع کہا ہے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ اس میں جنازے کی تکبیروں کو عید کی تکبیروں پر قیاس کیا گیا ہے۔ حالانکہ صحابہ میں عیدین کی تکبیروں میں بھی سخت اختلاف ہے چنانچہ اوپر تفصیل ہو چکی ہے۔

تیسرے یہ کہ یہ تنتر کی حدیث کے خلاف ہے۔ چنانچہ لا تنسوا التکبیرۃ اربعا مرفوعاً سے واضح ہے۔ کہ اس میں عیدین کی تکبیروں کو جنازے کی تکبیروں کے ساتھ مشابہت دی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ جنازے کی تکبیروں میں صحابہ کو اختلاف نہیں تھا۔

چوتھی وجہ یہ کہ نیل الاوطار جلد۳ میں لکھا ہے۔ عیدین کی تکبیروں میں علماء کا بہت اختلاف ہے۔ اس میں دس قول ہیں۔ پہلا یہ کہ دو رکعتوں میں بارہ تکبیریں سوا تکبیر تحریمہ کے۔ دوسرا یہ کہ بارہ تکبیریں سمیت تکبیر تحریمہ کے۔ تیسرا قول یہ کہ سات تکبیریں پہلی رکعت میں ہیں۔ اور سات دوسری میں۔ یہ حضرت انس بن مالکؓ اور مغیرہ بن شعبہؓ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ، سعید بن مسیبؒ اور ابراہیم نخعیؒ کا قول ہے۔ پس ان کا مذہب چودہ تکبیروں کا ہوا نہ نو کا۔ اور مولانا انور شاہ کا یہ کہنا کہ یہ اعلیٰ دلیل ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلی دو (۲) دلیلیں تسلی بخش نہیں۔ اور جس کو تسلی بخش قرار دیا ہے۔ اس کا ضعف چار طرح سے ظاہر ہے۔ جیسا ہم نے بیان کیا۔ پس خلاصہ یہ ہوا کہ نو تکبیروں کے دلائل اس قابل نہیں کہ ان پر اعتماد کیا جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بارہ تکبیروں کے متعلق احادیث

پہلی حدیث

ابوداؤد میں حضرت عائشہ سے روایت ہے:۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم کان یکبر فی الفطر و الاضحی فی الاولی سبع تکبیرات وفی الثانیۃ خمسا وفی روایۃ لہ سوی تکبیرتی الرکوع

ترجمہ:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں عیدوں میں پہلی رکعت میں سات اور دوسری میں پانچ تکبیریں کہتے تھے۔ اور ایک روایت ابو داؤد میں ہے کہ دونوں رکعتوں کے رکوعوں کی تکبیریں ان میں شامل نہیں۔ اور دارقطنی میں حضرت عائشہ کی حدیث میں ہے سوی تکبیرۃ الافتتاح۔ یعنی تکبیر تحریمہ بھی ان میں شامل نہیں۔

حضرت عائشہ کی اس حدیث میں عبداللہ بن لہیعہ راوی ضعیف ہے۔ اس حدیث کو امام احمدؒ، ابن ماجہؒ، حاکمؒ، طحاویؒ، دارقطنیؒ نے بھی روایت کیا ہے۔ سب کی اسناد میں ابن لہیعہ ہے۔ لیکن دارقطنی صـ۱۸۱ میں ابن لہیعہ کا اپنے استاد خالد بن یزید سے حدثنا کے ساتھ روایت کرنے کا ذکر ہے اور تفسیر ابن کثیر جلداول صـ۲۴۵ میں لکھا ہے وابن لھیعۃ اذا صرح بالتحدیث فھو حسن۔ یعنی جب ابن لہیعہ حدثنا کے ساتھ روایت کرے تو وہ حسن ہوتی ہے۔ اس بناء پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ روایت حسن ہوگی۔

ایک اعتراض اس حدیث پر یہ بھی ہے کہ ابن لہیعہ کبھی خالد بن یزید سے روایت کرتا ہے۔ کبھی عقیلؒ سے۔ کبھی ابوالاسود سے کبھی عبدالرحمٰن بن ہرمز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طریق سے کبھی یونس سے) اس لیے یہ حدیث مضطرب ہوئی۔ اور اضطراب سے حدیث ضعیف ہو جاتی ہے۔

حافظ ابن حجر نے تلخیص میں اس کا جواب دیتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ابن لہیعہ نے بعضوں سے (بلکہ ان سب سے) سنا ہو یعنی خالد عقیل۔ یونس وغیرہ ملاحظہ ہو عون المعبود جلد اول ص۴۴۶

تنبیہ

اس قسم کی ایک اور حدیث حضرت عائشہ اور واقد لیثی سے بھی مروی ہے لیکن اس میں بھی ابن لہیعہ ہے۔ ملاحظہ ہو طبرانی کبیر اور طحاوی ج ۲ ص ۳۹۹

دوسری حدیث

دارقطنی اور بزار میں حضرت عبداللہ بن عمر سے مرفوعاً روایت کیا ہے جس کے لفظ یہ ہیں:۔

التکبیر فی العیدین فی الرکعۃ الاولیٰ سبع تکبیرات وفی الاخرۃ خمس تکبیرات

یعنی عیدین کی پہلی رکعت میں سات تکبیریں ہیں۔ اور دوسری میں پانچ۔

اس حدیث کے اسناد میں فرج بن فضالہ راوی ہے۔ امام احمد بن حنبل کہتے ہیں۔ جب اہل شام سے ساتھ روایت کرے تو اس کی روایت کے ساتھ کوئی ڈر نہیں۔ لیکن جب یحییٰ بن سعید سے روایت کرے تو اس کی روایت منکر ہے میزان الاعتدال ص۲۴۶ وغیرہ۔ اور یہ روایت اس کی یحییٰ بن سعید سے ہے۔ دارقطنی ص۱۸۱

تیسری روایت: مسند احمد اور ابن ماجہ اور دارقطنی میں عبداللہ بن عمرو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رضی اللہ عنہ کی مرفوع روایت ہے اور یہی عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کی روایت ہے کیونکہ جدہ سے مراد صحیح قول پر عبداللہ بن عمرو ہیں۔ اس روایت کے الفاظ یہ ہیں۔

إن النبي صلى الله عليه وسلم كبر في عيد ثنتي عشرة تكبيرة سبعًا في الاولى وخمسا في الآخرة ولم يصل قبلها ولا بعدها وقال احمد انا اذهب الى هذا۔

مسند احمد ج ۲ ص۱۸۰

تنبیہ

ابن ماجہ میں ثنتی عشرۃ اور لم یصل قبلها ولا بعدها نہیں۔ اور دارقطنی میں ولم یصل قبلها ولا بعدها نہیں اور سوی تکبیرۃ الاحرام زیادہ ہے۔

اور ابو داؤد اور دارقطنی میں عبداللہ بن عمرو کی حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔

قال النبي صلى الله عليه وسلم التكبير في الفطر سبع في الاولى وخمس في الاخرة والقراءة بعدهما كليتهما۔

ترجمہ :۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عید میں بارہ تکبیریں کہیں۔ سات پہلی رکعت میں قراءت سے پہلے۔ اور پانچ دوسری میں۔ اور اس کے آگے پیچھے کوئی نماز نہیں پڑھی۔

اور امام احمد کہتے ہیں کہ میرا یہی مذہب ہے۔ جو اس حدیث میں ہے اور دوسری روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

تکبیر عید الفطر میں پہلی رکعت میں سات اور دوسری رکعت میں پانچ ہیں۔ اور قراءت ان دونوں کے بعد ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حافظ عراقی فرماتے ہیں۔ اسناد اس کی صالح درست ہے اور امام ترمذی نے علل مفردہ میں امام بخاری سے روایت کیا ہے کہ اس کی اسناد صحیح ہے
فاعلم ہو نیل الاوطار جلد ۳ صفحہ ۱۹۲ اور حافظ ابن حجر تلخیص الحبیر میں فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو امام احمد اور علی ابن مدینی اور امام بخاری نے صحیح کہا ہے
چنانچہ ترمذی نے اس کو حکایت کیا ہے۔

چوتھی حدیث

حضرت سعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے موذن سے روایت ہے

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یکبر فی العیدین فی الاولی سبعا قبل القراءۃ وفی الاخرۃ خمسا قبل القراءۃ (ابن ماجہ)

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیدین میں پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات تکبیریں کہتے۔ اور دوسری میں قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں کہتے۔

حافظ عراقی کہتے ہیں۔ اس کی اسناد میں ضعف ہے سندھی ابن ماجہ کے حاشیہ میں لکھتے ہیں کہ اس میں عبدالرحمٰن بن سعد راوی ضعیف ہے۔ اور عبدالرحمٰن کا باپ سعد راوی مجہول ہے۔ اور سنن کبریٰ بیہقی میں ایک اور سند سے روایت کیا ہے۔ الجوہر النقی میں علامہ علاؤالدین رحمہ اللہ لکھتے ہیں۔ کہ اس کی اسناد میں لقیہ ہے اور اس میں کلام ہے۔

پانچویں حدیث

عن عبد الرحمن بن عوف قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تخرج لہ العنزۃ فی العیدین حتی یصلی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الیہا فکان یکبر ثلاث عشرۃ تکبیرۃ وکان ابوبکر وعمر یفعلان ذلک۔ (رواہ البزار)

ترجمہ: عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے عیدین میں برچھی نکالی جاتی تھی تاکہ اس کی طرف نماز پڑھیں۔ یعنی اس کو سترہ بنائیں۔ اور آپ تیرہ تکبیریں کہتے تھے (تکبیر تحریمہ سمیت) اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما ایسا ہی کرتے تھے۔

اس میں حسن بن حماد البجلی راوی ہے اس کے متعلق مجمع الزوائد ج صفحہ میں ہیثمی فرماتے ہیں:

نہ اس کو کسی نے ضعیف کہا اور نہ ثقہ۔ اور مزی نے اس کا ذکر کیا ہے اور اس پر تمییز کا نشان دیا ہے یعنی صحاح ستہ والے محدثین کی تصانیف کے راویوں سے نہیں۔ اور باقی راوی اس حدیث کے ثقہ ہیں۔

اور امام شوکانی نے اس کو نیل الاوطار میں لین الحدیث کہا ہے یعنی کچھ کمزور حدیث والا ہے۔ اور حافظ ابن حجر تلخیص میں دارقطنی کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ اس حدیث کا مرسل ہونا صحیح ہے۔

چھٹی حدیث

عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یکبر فی العیدین ثنتی عشرۃ تکبیرۃ فی الاولی سبعا و فی الآخرۃ خمسا (رواہ الطبرانی فی الکبیر)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین میں بارہ تکبیریں کہتے پہلی میں سات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور دوسری میں پانچ
مجمع الزوائد میں ہیثمی فرماتے ہیں۔ اس کی اسناد میں سلیمان بن ارقم ہے
اور وہ ضعیف ہے

ساتویں حدیث

وعن جابر قال مضت السنة ان یکبر للصلوٰۃ فی العیدین سبعًا وخمسا یذکر اللہ مابین کل تکبیرتین
اخرجہ البیہقی جلد ۳ ص ۲۹۲۔

ترجمہ:۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس بارے میں سنت گذر چکی ہے کہ عیدین میں سات اور پانچ تکبیریں کہیں۔ اور ہر دو تکبیروں کے درمیان اللہ کا ذکر کرے۔ اس کو بیہقی نے روایت کیا ہے۔
اس کی سند میں بعض راویوں کے حالات معلوم نہیں

آٹھویں حدیث

وعن عمار قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکبر فی العیدین فی الاولی سبعا وفی الاخرۃ خمسا وکان یبدا بالصلوٰۃ قبل الخطبۃ (اخرجہ الدار قطنی)

ترجمہ:۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین میں پہلی رکعت میں سات اور دوسری میں پانچ تکبیریں کہتے تھے۔ اور نماز خطبہ سے پہلے پڑھتے تھے۔
اس میں بھی نمبر ۴ والا راوی عبدالرحمٰن بن سعد ہے۔ وہ ضعیف ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اس کا باپ راوی مجہول ہے۔

نویں حدیث

قال علی رضی اللہ عنہ یکبر فی الاضحیٰ والفطر و الاستسقاء سبعًا فی الاولی و خمسا فی الاخریٰ و یصلی قبل الخطبة یجھر بالقراءۃ قال وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ابوبکر و عمر و عثمان یفعلون ذالک (مصنف عبدالرزاق)

ترجمہ:۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں۔ عید الاضحیٰ اور عید الفطر اور نماز استسقاء میں پہلی رکعت میں سات تکبیریں کہے۔ اور دوسری میں پانچ۔ اور نماز خطبہ سے پہلے پڑھے۔ اور قراءت جہر کرے۔ حضرت علی نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان بھی اسی طرح کرتے تھے۔

عون المعبود شرح ابو داؤد جلد اول ص۴۴۲ میں لکھا ہے کہ اس میں ایک راوی ابراہیم بن ابی یحییٰ ہے۔ اس کو ابن معینؒ اور امام احمدؒ نے ضعیف کہا ہے اور امام شافعی نے اس کی توثیق کی ہے۔ (ملاحظہ ہو تہذیب الکمال ص۲۱)

دسویں حدیث

عن ابن عباس قال سنة الاستسقاء سنة الصلوٰۃ فی العیدین الا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلب رداءہ فجعل یمینه علی یساره و یساره علی یمینه وصلی رکعتین وکبر فی الاولی سبع تکبیرات وقرأ سبح اسم ربک الاعلیٰ وقرأ فی الثانیة ھل اتٰک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث الغاشیہ و کبر فیہا خمس تکبیرات

اس کو دارقطنی نے صفحہ ۱۹۹ میں اور بیہقی نے جلد ۳ صفحہ ۳۴۸ میں اور حاکم رحمہ نے جلد ۱ صفحہ ۳۲۶ میں روایت کیا ہے۔

ترجمہ: سنت طریقہ استسقاء میں وہی ہے جو عیدین میں ہے۔ لیکن استسقاء میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر الثانی ہے۔ اس کی داہنی طرف کو بائیں طرف کر دیا۔ اور بائیں کو داہنی طرف کر دیا۔ اور دو رکعت نماز پڑھی۔ پہلی میں سات تکبیریں اور سورت سبح اسم ربک الاعلی پڑھی اور دوسری میں سورت ہل اتاک پڑھی۔ اور اس میں پانچ تکبیریں کہیں۔

اس حدیث کو حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے لیکن اس میں تامل ہے کیونکہ مفتی نے حاشیہ دارقطنی میں لکھا ہے۔ کہ اس کی اسناد میں محمد بن عبدالعزیز ایک راوی ہے۔ بخاری رحمہ نے اس کو منکر الحدیث کہا۔ اور نسائی رحمہ نے متروک الحدیث اور ابوحاتم نے ضعیف الحدیث کہا ہے۔ اور محمد بن عبدالعزیز اپنے باپ عبدالعزیز سے روایت کرتا ہے۔ ابن القطان رحمہ کہتے ہیں کہ اس کا باپ مجہول الحال ہے۔

گیارہویں حدیث

عن کثیر بن عبد اللہ عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کبر فی العیدین فی الاولی سبعا قبل القراءۃ و فی الآخرۃ خمسا قبل القراءۃ۔

ترجمہ: کثیر بن عبداللہ اپنے باپ سے وہ اس کے دادے رحمہ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدین میں پہلی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکعت میں قراءت سے پہلے سات تکبیریں کہیں۔ اور دوسری رکعت میں قراءت سے پہلے پانچ تکبیریں کہیں۔

اس حدیث کے متعلق امام ترمذی لکھتے ہیں۔

حدیث جد کثیر حدیث حسن وھو احسن شیٔ روی فی ھذا الباب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

یعنی کثیر بن عبداللہ کے دادے کی حدیث حسن ہے۔ اور جو احادیث تکبیرات عیدین کے مسئلے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں۔ یہ ان سب سے اچھی ہے

حافظ ابن حجر تلخیص الحبیر میں فرماتے ہیں کہ امام ترمذی کے حسن کہنے پر ایک جماعت نے انکار کیا ہے۔ تحفۃ الاحوذی میں انکار کی وجہ یہ لکھی ہے کہ اس کا راوی کثیر بن عبداللہ ضعیف ہے۔ بلکہ بعض نے اس کو جھوٹ کی طرف نسبت کیا ہے۔ ملاحظہ ہو تقریب التہذیب امام شافعی اور امام ابو داؤد نے کہا ہے کہ یہ جھوٹ کا رکن ہے اور ابن حبان لکھتے ہیں کہ اس نے اپنے باپ سے وہ اس کے دادے سے احادیث کا ایک موضوع نسخہ روایت کیا ہے۔ ملاحظہ ہو میزان الاعتدال۔

اس کے بعد تحفۃ الاحوذی میں اس کا جواب دیا ہے۔ کہ اس حدیث کی مؤید بہت روائتیں ہیں۔ اس بنا پر امام ترمذی نے اس کو حسن کہا ہے۔ ملاحظہ ہو خلاصہ للنووی

www.KitaboSunnat.com

ملا علی قاری نے مرقات میں میرک سے نقل کیا ہے۔

لعل اعتضد عند من صححہ بشاھد وامور قد خفیت انتھی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی حسن نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ اس حدیث کے اور مؤید روایتیں ہیں۔ اور کئی ایسے امور بھی مؤید ہیں۔ جو دوسروں پہ مخفی رہے

امام عراقیؒ فرماتے ہیں۔ کہ امام ترمذیؒ کا حسن کہنا اس بنا پر ہے۔ کہ امام بخاریؒ نے اس حدیث کے بارے میں فرمایا ہے۔

لیس فی هذا الباب شئ اصح منه وبه اقول

دراسطہ کتاب العلل المفردة للترمذی

یعنی تکبیرات عیدین کے مسئلے میں یہ حدیث سب سے زیادہ صحیح ہے۔ اور میں بھی اسی کا قائل ہوں۔

نصب الرایہ زیلعی میں ہے۔

قال الترمذی فی علله الکبری سألت محمدا عن هذا الحديث فقال ليس في هذا الباب اصح منه و به اقول وحديث عبد الله بن عبد الرحمن الطائفی ايضا صحيح والطائفی مقارب الحديث انتهی

قال ابن القطان فی كتابه هذا ليس صريح فی التصحيح فقوله هو اصح شئ فی الباب يعنی اشبه ما فی الباب واقل ضعفا۔

ترجمہ:۔ امام ترمذی علل کبریٰ میں فرماتے ہیں۔ میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے متعلق سوال کیا۔ تو فرمایا کوئی روایت تکبیرات عیدین کے مسئلے میں اس حدیث سے زیادہ صحیح نہیں اور میں بھی اسی کا قائل ہوں۔ اور عبد اللہ بن عبد الرحمن الطائفی کی روایت بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح ہے۔ اور طائفی کی حدیث قریباً صحیح ہوتی ہے انتہٰی ۔ ابن قطان اپنی کتاب میں کہتے ہیں کہ امام بخاری کا یہ قول حدیث کی تصحیح میں صریح نہیں ہے ۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ حدیث بہ نسبت دوسری روایتوں کے جو اس مسئلہ میں آئی ہیں ۔ صحیح کے زیادہ مشابہ ہے اور ضعف میں کم ہے۔

اور یہ قول کہ میں بھی اسی کا قائل ہوں ۔ اس میں احتمال ہے کہ یہ امام ترمذی کا قول ہو ۔ (نہ بخاری کا) یعنی میں (ترمذی) بھی کہتا ہوں کہ یہ حدیث اس مسئلہ میں صحیح حدیث کے زیادہ مشابہ ہے ۔ اور اسی طرح یہ قول کہ "حدیث طائفی بھی صحیح ہے" اس میں بھی احتمال ہے کہ یہ ترمذی کا کلام ہو (نہ بخاری کا)

امام ابن قطان نے اس عبارت پر پورا غور نہیں کیا ۔ امام ترمذی اپنی تسلی کے لیے اپنے استاد امام بخاری سے سوال کر رہے ہیں پس ترمذی کا اس موقعہ پر یہ کہنا کہ میں بھی اسی کا قائل ہوں بے محل ہے ۔ ہاں امام ترمذی نے کتاب ترمذی میں اس حدیث کی بابت احسن شئی فی الباب کہا ہے ۔ یعنی تکبیرات عیدین کے مسئلہ میں یہ حدیث سب سے زیادہ اچھی ہے لیکن یہ کہنا سوال و جواب کے بعد نہیں ۔ اور یہ اقول سوال و جواب کے بعد کیے ۔ بڑے آدمی سے خاص کر استاد سے سوال و جواب کے بعد ایسا کہنے کا دستور نہیں ۔ دیکھیے جبرائیل علیہ السلام کی حدیث جو مشکوٰۃ شریف کے شروع میں ہے ۔ اس میں ذکر ہے کہ ایک نا واقف انسان کی شکل میں جبرائیل ؑ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایمان اور اسلام وغیرہ کے متعلق سوال کیا ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا ۔ کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایمان یہ ہے۔ کہ تو خدا، رسول اور فرشتوں وغیرہ پر ایمان لائے۔ اور اسلام یہ ہے کہ تو کلمہ شہادت کا اقرار کرے اور نماز وغیرہ قائم رکھے۔ اس کے بعد جبرائیل ؑ نے کہا۔ آپ سچ کہتے ہیں۔ اس پر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو تعجب ہوا کہ سوال بھی کرتا ہے۔ اور تصدیق بھی کرتا ہے۔ کیونکہ بڑے سے سوال کرے اور پھر اس کی تصدیق بھی کرے۔ یہ انوکھی بات ہے۔ صحابہ کے تعجب کی بھی وجہ تھی۔ پس اَقُوْلُ ہم کو امام ترمذی کا کلام بنانا ٹھیک نہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ امام ترمذی نے باوجود اس کے کہ بہت جگہ اپنی کتاب میں اس قسم کے سوال وجواب کا ذکر کرتے ہیں۔ مگر کسی جگہ بھی امام بخاری رح سے سوال کے بعد یہ نہیں کہا۔ کہ میں بھی اسی کا قائل ہوں۔ اور جب یہ امام بخاری کا کلام ہوا تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ میں بھی اسی بارہ تکبیرات کا قائل ہوں جیسا کہ خود امام بخاری رح کی طرف سے اس حدیث کی تصحیح ہو گئی اسی طرح حدیث طائفی بھی صحیح ہے۔ کہ امام ترمذی رح کا کلام بنانا ٹھیک نہیں۔ کیونکہ حدیث طائفی سے مراد عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے۔ جو نمبر ۲ میں گزر چکی ہے۔ اس کی اسناد میں عبداللہ بن عبدالرحمن طائفی راوی ہے۔ جو طائف کا رہنے والا تھا۔ اسی لیے اس کو حدیث طائفی کہا۔ امام بخاری رح نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے جیسا کہ نمبر ۳ میں تفصیل ہو چکی ہے

اس سے ظاہر ہے کہ یہ بخاری رح کا کلام ہے۔ اور اس سے یہ بھی ظاہر ہو گیا کہ ہمارا اقول بھی بخاری رح کا کلام ہے کیونکہ وجہ اقول حدیث طائفی کی صحت بیان کرنے سے پہلے ہے۔ پس وجہ اقول کے بخاری رح کا کلام ہونے کی دو وجہیں ہوئیں۔ ایک یہ۔ اور ایک پیچھے بیان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو سکتی ہے

تنبیہ

ہندوستان ضلع پٹنہ میں نیمی ایک بستی ہے وہاں مولانا ظہیر احسن شوق حنفی مذہب کے ایک عالم ہوئے ہیں۔ جو مولانا عبدالحی صاحب لکھنوی کے شاگرد تھے۔ پہلے وہ اردو زبان کے شاعر تھے۔ انھوں نے حسن و شام کی کہانی بھی نظم میں لکھی ہے۔ شوق ان کا تخلص ہے پھر ان کو حدیث کا شوق ہو گیا انہوں نے بلوغ المرام کی طرز پر حنفی مذہب کی تائید میں حدیث کی ایک کتاب لکھی۔ جس کا نام آثار السنن ہے۔ اس میں انہوں نے اس حدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کو دو طرح سے ضعیف ثابت کرنے کی کوشش کی۔ ایک یہ کہ عن جدہ کی ضمیر میں احتمال ہے کہ عمرو کی طرف لوٹتی ہے یا شعیب کی طرف۔ اگر شعیب کی طرف لوٹے تو معنی یوں ہوں گے کہ عمرو اپنے باپ شعیب سے روایت کرتے ہیں۔ اور شعیب اپنے دادے عبداللہ بن عمرو بن العاص رض سے۔ اور عبداللہ بن عمرو بن العاص صحابی ہیں۔ اس صورت میں روایت متصل ہو گئی۔ لیکن بعض کہتے ہیں کہ عمرو بعض دفعہ اپنے پردادے کے صحیفہ سے جس میں احادیث لکھی ہوئی ہیں روایت کرتے ہیں۔ پس یہ بھی ایک طرح سے کمزور ہوئی۔

اور اگر ضمیر عمرو رح کی طرف لوٹے تو معنی یہ ہوں گے کہ عمرو اپنے باپ شعیب سے روایت کرتے ہیں۔ اور شعیب عمرو کے دادے سے اور عمرو کے دادے (شعیب کے باپ) کا نام محمد ہے اور محمد تابعی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات نہیں ہوئی۔ پس یہ روایت مرسل ہوئی یعنی صحابی کا واسطہ اس میں چھوٹ گیا۔ اور مرسل محدثین کے نزدیک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حجت نہیں پس جب ضمیر میں دو احتمال ہوئے تو اس حدیث سے استدلال صحیح نہ رہا ۔ اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال
دوسری وجہ ضعف کی یہ ہے کہ راثقی راوی قوی نہیں ۔ میزان الاعتدال میں ہے ۔

ذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال ابن معین لیس به بأس
وقال مرة ضعیف وقال النسائی وغیرہ
لیس بالقوی وکذا قال ابو حاتم (میزان الاعتدال)

ترجمہ :- ابن حبان نے اس کو ثقات میں ذکر کیا ہے ۔ اور ابن معین نے کہا ہے کچھ اچھا ہے ۔ اور ایک دفعہ کہا ضعیف ہے ۔ اور نسائی وغیرہ نے کہا قوی نہیں ۔

جواب

پہلے اعتراض کا جواب یہ ہے کہ شعیبؒ نے اپنے دادا سے سنا ہے ۔ اور اپنے باپ سے سننا ثابت نہیں ۔ کیونکہ وہ پہلے مرگیا ۔ اور شعیب نے اپنے دادا کی گود میں پرورش پائی ۔ چنانچہ میزان الاعتدال کے اس مقام پر صراحت ہے ۔ پس عمرو کی طرف ضمیر لوٹانے کی کوئی وجہ نہیں ۔ اسی لئے ترمذی میں عمرو بن شعیبؒ کی حدیث کو عبداللہ بن عمرو کی حدیث لکھا ہے چنانچہ عبد کثیر (ملا) کی حدیث کے بعد فرماتے ہیں

وفی الباب عن عائشة وابن عمر و عبداللہ بن عمرو

یعنی بارہ تکبیروں کے بارہ میں حضرت عائشہؓ اور ابن عمرؓ اور عبداللہ بن عمروؓ سے بھی روایت آئی ہے ۔

باقی رہا صحیفہ سے روایت کرنا ۔ سو اس کے متعلق میزان الاعتدال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں آخری فیصلہ یہ کیا ہے کہ عمرو بن شعیب اپنے باپ سے سماع کے ساتھ بھی روایت کرتا ہے اور اپنے پردادے کے صحیفہ سے بھی کرتا ہے اس لیے اس کی روایت صحت میں اعلیٰ درجہ کی نہیں۔ بلکہ حسن درجہ کی ہے اسی بنا پر تحفۃ الاحوذی میں بحوالہ فتح الباری لکھا ہے

وترجمة عمرو قوية على المختار حيث لا تعارض (تحفة الاحوذی جلد اول ص۳۲)

یعنی سلسلہ اسناد عمرو بن شعیب کا قوی ہے (جہاں دوسری صحیح روایات سے تعارض نہ ہو) مختار مذہب یہی ہے

دوسرے اعتراضوں کا جواب یہ ہے کہ مولانا ظہیر احسن صاحب نے میزان الاعتدال کی پوری عبارت نقل نہیں کی۔ منقولہ عبارت کے بعد یہ عبارت ہے۔

قال ابن عدی رح اما سائر حدیثه فهو عن عمرو بن شعیب وهی مستقیمة فهو ممن یکتب حدیثه

ترجمہ: بہرحال باقی احادیث طائفی کی عمرو بن شعیب رح سے ہیں۔ اور وہ سب ٹھیک ہیں پس عمرو بن شعیب رح ان لوگوں سے ہیں جن کی احادیث لکھی جاتی ہیں۔

اور امام بخاری رح نے امام علی مدینی رح نے اور امام احمد رح نے عمرو بن شعیب رح کی اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ چنانچہ نمبر ۳ میں گذر چکا ہے۔ اور تہذیب التہذیب میں حافظ ابن حجر رح فرماتے ہیں۔ کہ امام عجلی نے طائفی کو ثقہ کہا ہے اور امام ابن المدینی رح نے بھی اس کی توثیق کی ہے اور تہذیب التہذیب میں یہ بھی ہے کہ طائفی کی ایک حدیث مسلم شریف میں بھی ہے۔ اور وہ حدیث یہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کاد اُمَیَّۃُ اَنْ یُّسْلِمَ۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امیہ شاعر کے بارہ میں فرمایا کہ قریب تھا کہ مسلمان ہو جاتے (کیونکہ اس کے شعروں میں توحید ہے)

پس جب امام مسلم اس کی حدیث لے آئے تو اس کے ثقہ ہونے میں کوئی شبہ ہی نہ رہا۔ کیونکہ مسلم شریف کی احادیث صحیح ہوتی ہیں۔

مولانا ظہیر احسن صاحب نیموی نے یہاں ایک اور اعتراض کیا ہے وہ یہ کہ علامہ ابن قطان اپنی کتاب میں فرماتے ہیں۔

وقد قال احمد بن حنبل لیس فی تکبیر العیدین عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث صحیح انتہی۔

یعنی علامہ ابن قطان اپنی کتاب میں کہتے ہیں۔ کہ امام احمد بن حنبل رح نے فرمایا کہ تکبیر عیدین میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث صحیح نہیں ہوئی۔ اس سے معلوم ہوا کہ طائفی کی حدیث ان کے نزدیک صحیح نہیں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ ایسا بہت دفعہ ہوتا ہے۔ کہ ایک وقت انسان کو تحقیق نہیں ہوتی۔ اور اس چیز کو صحیح سمجھتا ہے۔ دوسرے وقت تحقیق ہو جاتی ہے تو پھر صحیح مان لیتا ہے اور یہاں ایسا ہی ہے۔ کیونکہ امام احمد بن حنبل رح اپنی کتاب مسند میں فرماتے ہیں انا اذھب الیہ۔ یعنی میرا مذہب یہی ہے۔ عمرو بن شعیب رح کی حدیث میں ہے۔ چنانچہ نمبر ۳ میں گذر چکا ہے پس شاید ان کے نزدیک معتبر ہو گئی۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے امام ترمذی رح باب الاستنجاء بالحجارۃ میں فرماتے ہیں۔ کہ میں نے امام بخاری رح سے اس حدیث کے متعلق (جس میں ذکر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک صحابی کو استنجا کے لیے ڈھیلے لانے کے لیے فرمایا۔ تو وہ دو پتھر اور ایک لید لے آیا۔ آپ نے دو پتھر لے لیے اور لید پھینک دی۔ سوال کیا۔ کہ یہ حدیث کیسی ہے پس اس کے متعلق امام بخاری نے کوئی فیصلہ نہیں کیا۔ پھر اس حدیث کو زہیر سے وہ ابی اسحاق سے وہ عبداللہ بن اسود سے وہ۔ اپنے باپ سے وہ عبداللہ بن مسعود سے اپنی کتاب صحیح بخاری رح میں لے آئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پیچھے ان کو تحقیق ہوگئی۔ کہ زہیر کی سند سے یہ حدیث صحیح ہے۔ پس ایسے ہی امام احمد کے متعلق سمجھ لینا چاہیئے۔

شبہ: جب امام بخاری رح کے نزدیک عمرو بن شعیب رح کی حدیث صحیح ہے۔ تو پھر عبد کثیر کی حدیث کو اصح ما فی الباب۔ یعنی اس مسئلہ میں سب سے زیادہ صحیح کیوں کہتے ہیں۔ حالانکہ اس میں کثیر بن عبداللہ راوی ضعیف ہے۔ اور امام ترمذی رح بھی باب کے تحت یہی حدیث لائے ہیں۔ اور عمرو بن شعیب کی حدیث کے متعلق صرف حوالہ پر اکتفا کی ہے۔

اس کا جواب بھی یہی ہے کہ امام بخاری کو پہلے تحقیق نہیں ہوئی پھر ہوگئی۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ کہنا تکبیروں والی احادیث کے مقابلہ میں ہو۔ یعنی نو والی حدیث سے یہ زیادہ صحیح ہے۔ اور امام ترمذی رح کا حوالہ پر اکتفا کرنا اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ عمرو بن شعیب کی حدیث کئی طرح کے الفاظ سے آئی ہے کسی میں تو تکبیرات کا قراءت سے پہلے ہونے کا ذکر نہیں۔ اور کسی میں صرف عید الفطر کا ذکر ہے۔ اور عید الاضحیٰ سے سکوت ہے ہاں سارے الفاظ ملانے سے مسئلہ پورا ہو جاتا ہے۔ مگر اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں طوالت ہے۔ اور کثیر بن عبداللہ کی حدیث میں دونوں عیدوں کا بھی ذکر ہے۔ اور قبل القراءۃ کا بھی ذکر ہے۔ اس لیے اس کو باب کے تحت ذکر کیا۔ اور عمرو بن شعیب وغیرہ کی حدیث کا حوالہ دے کر اس کی تائید کرتے ہوئے۔ اس کو حسن کہہ دیا۔ چنانچہ اوپر تفصیل ہو چکی ہے۔ ہاں یہ شبہ رہ جاتا ہے کہ عمرو بن شعیب کی حدیث میں سوی تکبیرۃ الاحرام (یعنی تکبیر تحریمہ کے سوا بارہ) کا ذکر ہے۔ کثیر بن عبداللہ کی حدیث میں اس کا ذکر نہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اس کا ذکر کوئی اہم چیز نہیں۔ کیونکہ یہ عیدین کی تکبیروں کے لفظ سے سمجھا جاتا ہے۔ کیونکہ تکبیر تحریمہ عیدین کی تکبیر نہیں۔ بلکہ سب نمازوں کی تکبیر ہے۔ جس راوی نے اس کا ذکر کیا ہے۔ صرف زیادہ وضاحت کے لیے کیا ہے۔ جیسے بعض راویوں نے سوی تکبیرۃ الرکوع بھی کہا ہے حالانکہ اس کے کہنے کی بالکل ضرورت نہیں کیونکہ بارہ تکبیر پہلے قراءت سے کہنے کا ذکر ہے اور رکوع کی تکبیر قراءت سے پہلے نہیں۔ تنبیہ۔ بارہ تکبیر کی احادیث اور بھی ہیں۔ ملاحظہ ہو مشکوٰۃ وغیرہ مگر انہی پر ہم اکتفا کرتے ہوئے اب فیصلہ لکھتے ہیں۔

فیصلہ

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ بارہ تکبیروں کو ترجیح ہے جس کی کئی وجوہ ہیں۔ اول یہ کہ بارہ تکبیر کی احادیث بہت ہیں، جو ایک دوسری کو تقویت دیتی ہیں۔ اور صحت کے درجہ کو پہنچ جاتی ہیں۔

دوم۔ یہ کہ بعض ان میں حسن درجہ کی ہیں۔ جو مستقل دلیل ہیں۔ اگر دوسری احادیث نہ بھی ہوں تو وہ اکیلی اکیلی ہی کافی ہیں۔ جیسے عمرو بن شعیب رح کی حدیث اور حضرت عائشہ کی حدیث جس میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن لہیعہ ہے۔

سوم:- بارہ تکبیروں پر خلفائے راشدین کا بھی عمل ہے تحفۃ الاحوذی جلد ا صفحہ ۳۷۴ میں بحوالہ کتاب الاعتبار للحافظ الحازمی لکھا ہے

الوجہ الحادی والثلثون ان یکون احد الحدیثین قد عمل بہ الخلفاء الراشدون دون الثانی فیکون آکد ولذلک قدمنا روایۃ من روی فی تکبیرات العیدین سبعا وخمسا علی روایۃ من روی اربعا کاربع الجنائز لان الاول قد عمل بہ ابوبکر وعمر فیکون الی الصحۃ اقرب والاخذ بہ اصوب انتھی کلام الحازمی۔

ترجمہ:- اکتیسویں وجہ ایک حدیث کو دوسری حدیث پر ترجیح کی یہ ہے کہ ایک حدیث پر خلفاء راشدین کا عمل ہو دوسری پر نہ ہو پس وہ خلفاء راشدین کے عمل کی وجہ سے زیادہ پختہ ہو جائے گی۔ اسی بناء پر تکبیرات عیدین میں سات اور پانچ والی روایت اس روایت پر مقدم ہے جس میں جنازہ کی طرح چار تکبیروں کا ذکر ہے کیونکہ پہلی روایت پر ابوبکرؓ اور عمرؓ (وغیرہ) کا عمل ہے پس وہ صحت کے زیادہ قریب ہے اور اس کو لینا زیادہ حق ہوگا۔

پس ان وجوہ کی بناء پر مذہب اہل حدیث راجح ہوا (واللہ الموفق)

جواب ۲

مغنی ابن قدامہ میں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یرفع یدیہ مع التکبیر۔ قال احمد اما انا فاریٰ ان ھذا الحدیث یدخل فیہ ھذا کلہ وروی عن عمر رضی اللہ عنہ انہ کان یرفع فی کل تکبیرۃ فی الجنازۃ وفی العید رواہ الاثرم ولا یعرف لہ مخالف فی الصحابۃ۔ انتہی

ترجمہ: روایت کی گئی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کے ساتھ ہاتھ اٹھاتے تھے۔ امام احمد بن حنبل رح فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ہر نماز کی تکبیروں کو شامل ہے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ جنازے میں اور عید میں ہر تکبیر کے ساتھ ہاتھ اٹھاتے تھے۔ اس کو اثرم نے روایت کیا ہے۔ اور صحابہ سے حضرت عمر رض کا اس مسئلے میں کوئی خلاف کرنے والا معلوم نہیں۔

اور حضرت عمر رض کے اس فعل کو بیہقی نے بھی جلد ۳ صـ ۲۹۳ میں روایت کیا ہے۔ لیکن اس میں ابن لہیعہ ہے۔ جس کے متعلق گذشتہ صفحات میں بحث ہو چکی ہے۔

نیز ابوداؤد اور دارقطنی اور بیہقی میں بقیہ کے واسطے سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کی طرف کھڑے ہوتے تو ہر تکبیر میں رکوع سے پہلے ہاتھ اٹھاتے یہاں تک کہ نماز پوری ہو جاتی۔

حافظ ابن حجر رح تلخیص میں لکھتے ہیں۔ کہ امام ابن المنذر اور امام بیہقی نے اس حدیث سے تکبیرات عیدین میں ہاتھ اٹھانے پر استدلال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا ہے۔ کیونکہ یہ حدیث عام ہے۔ اور لفظ کی موافقت ابن ا... اخی الزہری نے بھی کی ہے۔

بقیہ راوی ضعیف ہے لیکن ابن اخی الزہری کی موافقت سے اس کی تلافی ہو گئی۔ ملاحظہ ہو۔ دارقطنی صفحہ ۱۸۱

جواب ۳

عیدین کی تکبیروں کے درمیان ذکر کرنے کے متعلق حضرت عبد اللہ کی ایک روایت آئی ہے۔ جو نمبر ۹ میں گذر چکی ہے۔ اگرچہ وہ ضعیف ہے لیکن علماء کا یہ مسلمہ اصول ہے کہ ہلکے درجے کی ضعیف روایت پر فضائل اعمال میں عمل درست ہے جبکہ اسکے خلاف کوئی صحیح روایت نہ ہو اور ذکر کوئی معین نہیں

سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر

پڑھے یا کوئی اور ذکر کرے۔ سب صحیح ہے

www.KitaboSunnat.com

تنبیہ

یہ بارہ تکبیریں تکبیر تحریمہ کے متصل کہے یا شروع کی دعا اللھم باعد بینی یا سبحٰنک اللھم پڑھ کر کہے۔ دونوں طرح درست ہے۔ مگر بظاہر متصل بہتر ہے کیونکہ سب نمازوں میں شروع کی دعا کے متصل قرات ہوتی ہے۔ اگر متصل کہے گا تو تسلسل قائم رہے گا۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

---

۹ ذی الحجہ ۱۳۸۲ھ — ۳ مئی ۱۹۶۳ء

قیمت ۵۰ پیسے — بار اول — تعداد ایک ہزار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حافظ عبداللہ صاحب روپڑی مدظلہ
کی
دیگر تصانیف

انسانی زندگی کا مقصد

کائنات کے اس مبسوط نظام میں ہر چیز اپنا اپنا کردار خدائی احکام کے مطابق سر انجام دے رہی ہے۔ دوسری مخلوق کے مقابلے میں اشرف المخلوقات کے کردار کا انحصار بہت حد تک اس کی اپنی قوت ارادی پر منحصر ہے۔ ہمیں کیا کرنا چاہیے۔ کوئی بھی کام کرنے سے پہلے ہمارے سامنے کونسا مقصد ہونا چاہیے۔ یہی اس کتاب کا موضوع ہے۔ کتاب مستند حوالوں سے مزین ہے۔

قیمت صرف اکتیس پیسے یا ۵ آنے

07899

آمین و رفع یدین

رفع یدین ... لیکن اس پر

ایک اچھوتی ... بحث ... پیدا

۹۹ ماڈل ٹاؤن لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر دی ہے۔ اس میں ضمناً آپ کو بہت سے اصولی و فروعی مسائل ملیں گے۔ تحقیق کا ایک نیا باب کھلے گا اور آپ شخصی تقلید (مذہبی تقلید) اور اتباع اصول (مذہب اہل حدیث) کا بخوبی موازنہ کر سکیں گے۔

قیمت دو روپے۔

تعلیم الصلوٰۃ

(دو حصوں میں)

حضرت العلام حافظ صاحب کی یہ کتاب کئی دفعہ چھپ کر ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو چکی ہے۔ نئے ایڈیشن میں کافی اضافہ کر دیا گیا ہے۔ حضرت العلام نے اس کتاب میں نماز کے تمام مسائل ترتیب وار قلمبند کر دیے ہیں۔ نماز میں جس قدر دعائیں وغیرہ پڑھی جاتی ہیں ان کی عربی عبارات معہ ترجمہ ایسے طریق سے لکھی گئی ہیں کہ بچے ان کو زبانی یاد کر سکیں۔ پانچ وقتی نماز کے علاوہ اس میں نماز تراویح۔ وتر۔ اشراق۔ دوگانہ جمعہ استسقاء۔ گرہن۔ تسبیح۔ استخارہ۔ حاجت اور جنازہ ان سب نمازوں کا بیان ہے۔ اور آخر میں نکاح پڑھانے کا طریقہ درج ہے۔

قیمت حصہ اول ۶۲ پیسے حصہ دوم ایک روپیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بیمہ زندگی

دنیا کاروبار کے معاملہ میں بہت وسیع ہو چکی ہے ترقی برابر جاری ہے۔ کاروبار تو ایسے کھل گئے ہیں کہ ان کی شرعی حیثیت سمجھنی بہت دشوار ہو گئی ہے۔ کوئی جواز کا فتویٰ دیتا ہے۔ کوئی عدم جواز کا۔ انشورنس بھی انہی مسائل میں سے ایک ہے۔ اس کی ایک شاخ بیمہ زندگی بھی ہے۔ بظاہر اس رسالہ میں صرف مسئلہ زندگی کے بیمہ پر بحث ہے۔ لیکن اس کے پڑھنے سے بیمہ کی تمام شاخوں پر اس طرح روشنی پڑتی ہے کہ پڑھنے والا خود فیصلہ کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ قیمت ۱۹ پیسے

حکومت اور علمائے ربانی

حضرت العلام نے اس کتاب میں اللہ کے بندوں کے حالات تحریر کئے ہیں۔ کہ انھوں نے دنیا و آخرت کا موازنہ کیسے کیا۔ اور دنیا کے شاہی درباروں میں کلمۂ حق کو کس طرح بلند کرتے رہے۔ کتاب میں حضرت سعید بن جبیر جیسے جلیل القدر تابعی اور ائمہ اربعہ حضرت امام مالک، امام ابو حنیفہ، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کی مبارک زندگیاں بھی شامل کر دی گئی ہیں۔ دلچسپ اتنی ہے کہ کتاب پڑھنے والا ختم کئے بغیر نہیں رہتا۔ قیمت ۷۵ پیسے۔

مکتبہ تنظیم اہلحدیث متصل چوک دالگراں لاہور

www.KitaboSunnat.com